بسم اللہ الرحمن الرحیم

مابعد الموت

مرنے کے بعد

تصنیف:
حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر:
تحریک تبلیغ الاسلام (رجسٹرڈ)
سیکنڈ فلور، بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد۔
فون: 2602292

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مابعد الموت

مرنے کے بعد

تصنیف

فقیہ العصر بقیۃ السلف حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

تحریک تبلیغ الاسلام انٹرنیشنل
سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد
فون نمبر 041-2602292

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب .... مابعد الموت

تصنیف .... فقیہ العصر بقیۃ السلف حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کتابت .... محمد اکرم بھائی

نظر ثانی .... حضرت علامہ مولانا حاجی محمد راشد حبیب صاحب

تعداد 11000

سن اشاعت .... فروری سنہ 2009ء

ناشر

تحریک تبلیغ الاسلام انٹرنیشنل

سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد

فون نمبر 041-2602292

نصیحت نامہ

جاگ دِلا نہ ہو اج غافل تو ایتھوں ٹر جانا ہے
نازک بدن ملوک تیرا ایہ اج کل خاک سمانا ہے

ساتھی تیرے ٹر گئے سارے توں بھی لد سدھاوینگا
خویش قبیلے یار اشناواں آپ تینوں دفنانا ہے

مال اولاد دے لگ آکھے حق اللہ دے بھنّے توں
مال اولاد تے عورت تیری نہ تینوں چھڑوانا ہے

ترکہ تیرا وارث مگروں سب آپے وچ ونڈن گے
توں اک صرف کفن دا ٹکڑا اتر کیوں بخرا پانا ہے

نت ویکھن توں بار لدیندے تینوں اجے نہ فکر تیاری دا
تینوں بھی جگ کہسی اکدن ٹر گیا اج فلانا اے

بھیناں بھائی یار آشنائی سب مطلب دے بیلی نیں
موتوں پچھے قبر توڑی کسے فاتحہ پڑھن نہیں جانا ہے

ویلا ای ھن جاگ کے کرلے نیک اعمال کمایاں توں
حشر توڑی سونا وچ قبرے خاک تے کیڑیاں کھانا ہے

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد!

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں اپنی عبادت کے لیے بھیجا ہے قرآن پاک میں ہے **وما خلقت الجن والا نس الا لیعبدون .** یعنی ہم نے جن اور انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔لیکن انسان دنیا میں آ کر دنیا کی چہل پہل دیکھ کر اپنا اصل مقصد بھول گیا اور خواہشات کے پیچھے لگ کر دنیا پر ایسا فریفتہ ہوا کہ دنیا کو ہی مقصد حیات سمجھ بیٹھا ہے اور خواب غفلت میں ایسا سویا کہ بیدار ہونے کا نام ہی نہیں لیتا۔

اسی کے پیش نظر میرے والد گرامی قدر حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دام ظلہم العالی نے زیر نظر کتاب بنام مابعد الموت ﴿مرنے کے بعد﴾ لکھی ہے تا کہ ہم خواب غفلت سے بیدار ہوں اور سوچیں کہ ہم دنیا میں کس لیے بھیجے گئے ہیں ہمیں کیا کرنا چاہیے اور ہم کیا کر رہے ہیں اور ہماری اس روش کا انجام کیا ہوگا۔ اگر ہم نیکی کو اپنائیں گے تو کیسا شاندار انجام ہوگا اور اگر ہم نفسانی خواہشات کے پیچھے ہی لگے رہے تو انجام کتنا بھیانک ہوگا۔لہذا

مسلمان بھائیوں سے اپیل ہے کہ جس جذبے کے ساتھ یہ کتاب لکھی گئی ہے اسی جذبے کے ساتھ اس کو پڑھیں نظر عبرت سے پڑھیں قبر کو سامنے رکھ کر پڑھیں تا کہ وہ ابدی زندگی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وان الدار الاخرۃ لھی الحیوان لو کانوا یعلمون ۔ یعنی زندگی ہے تو صرف آخرت کی زندگی ہے کاش کہ بندے اس کو جانیں ۔ ہم اس کتاب کو انہماک کے ساتھ پڑھیں تو بہت بڑی امید ہے کہ غفلت کے پردے اُٹھ جائیں گے اور راہِ راست نظر آجائے گا، ضمیر جاگ اُٹھے گا اور آخرت کی فکر دامن گیر ہوگی، پھر قبر جنت کا باغ بن جائے گی، قبر میں نور کی قندیلیں اور جنت کی بہاریں حاصل ہوں گی ۔ اللہ تعالیٰ سیدی وابی زید مجدہم کی اس کوشش کو شرف قبولیت عطا کرے اور جو مسلمان اس کتاب کو پڑھے اس کو دارِ فانی سے متنفر اور دارِ باقی کا گرویدہ بنائے ۔ آمین

بجاہ نبیہ المرتضیٰ ورسولہ المجتبیٰ وحبیبہ المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلےٰ الہ واصحابہ اجمعین ۔

محمد کریم سلطانی

بانی ادارہ تبلیغ الاسلام

جامع مسجد حضراء پیپلز کالونی فیصل آباد

پہلا باب

جانکنی کے وقت نیکی بدی کا انجام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی جعلنا من امة حبیبه رحمة للعالمین اکرم الاولین والآخرین صلی الله تعالیٰ علیه وعلیٰ آلهٖ واصحابهٖ وذریاتهٖ وازواجهٖ الطاهرات المطهرات امهات المؤمنین واولیاء امته وعلما ملتهٖ الی یوم الدین .

امابعد!

چند باتیں بطور خیر خواہی اور بطور نصیحت لکھی جارہی ہیں ہوسکتا ہے کہ کوئی مسلمان ان کو پڑھ کر بیدار ہو جائے اور وہ اپنی قبر کو جنت کا باغ بنالے اے میرے عزیز غور سے سن اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا: لا تستوی الحسنة ولا السیئة. اے بندو نیکی بدی برابر نہیں ۔ نیکی کا انجام اور ہے اور بدی کا انجام اور ہے ۔ اور یہ نیکی بدی کا فرق دنیا میں نہیں یہ فرق اس وقت ظاہر ہوگا جب جان نکلنے کا وقت آئے گا ۔ دنیا میں تو کفار و منافقین نیز فساق و بدکردار لوگ نیکوکاروں سے بہت آگے ہیں الحاصل جب

جان نکلے گی تو بندہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھے گا کہ یہ بن کیا گیا ہے میں کس لئے پیدا کیا گیا تھا اور کیا کرنا چاہیے تھا اور میں کیا کر کے جا رہا ہوں فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید۔ ﴿قرآن مجید﴾ یعنی اے بندے اب تجھ سے پردے اُٹھ گئے اب تیری نظر بڑی تیز ہے لیکن اس وقت کا پچھتاوا کسی کام نہیں آئے گا۔ حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ہر چہ مے بینی بگرداب جہاں　　چوں حباب از چشم تو گردد نہاں

یعنی اے غافل انسان جو کچھ تو اس جہان فانی میں دیکھ رہا ہے۔ یہ پانی کے بلبلے کی طرح تیری آنکھوں کے سامنے سے مٹ جائے گا۔

ناگہ از گورت برآید ایں صدا　　حسرتا واحسرتا واحسرتا

پھر تیری قبر سے آوازیں آئیں گی ہائے افسوس ہائے افسوس ہائے افسوس

نیز اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم کا الذین آمنو او عملوا الصّٰلحت سوآء محیاھم و مماتھم سآء ما یحکمو ن . یعنی وہ لوگ جو کریں برے کام ﴿گناہ کے کام﴾ اور وہ گمان کریں کہ ہم ان کو ان کی طرح کر دیں جو ایماندار ہیں اور نیک کام کرتے ہیں یہ بہت برا گمان ہے یہ ہرگز نہیں ہوگا۔

اے میرے مسلمان بھائی اللہ تعالیٰ بڑا ہی مہربان ہے بڑا ہی مہربان

ہے۔اللہ تعالیٰ کی جو اپنے بندوں کے ساتھ مہربانیاں رحمتیں اور شفقتیں ہیں
ان کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔قرآن مجید فرقان حمید میں ہے ان اللہ بالناس
لرءوف رحیم. یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ بڑا ہی شفقت فرمانے
والا مہربان ہے۔پھر خصوصاً اپنے حبیب لبیب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی
امت کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کا خاص ہی فضل وکرم ہے۔قرآن پاک میں ہے
وکان بالمؤمنین رحیماً. اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے ساتھ بڑا ہی مہربان
ہے۔نیز فرمایا وبشر المؤمنین بان لھم من اللہ فضلاً کبیراً. اے
محبوب آپ اپنے ماننے والوں ایمانداروں کو خوشخبری دیں کہ ان کے لئے اللہ
تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔نیز

حدیث پاک

حدیث پاک میں ہے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ
قیدی مرد اور عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے گئے ان
میں ایک عورت تھی جس کا بچہ گم ہوگیا وہ اس بچے کی تلاش میں اِدھر اُدھر بھاگتی پھر
رہی تھی اور جب اس کو اس کا بچہ مل گیا تو اس نے بچے کو اُٹھایا سینے سے لگایا اور
اسے اپنی چھاتیوں پر ڈالا اسے دودھ پلایا۔یہ منظر دیکھ کر سید دوعالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: اترون ھذہ المرأۃ طارحۃ ولدھا فی النار. یعنی

صحابہ کرام ﴿رضی اللہ عنہم﴾ تمہارا کیا خیال ہے کیا یہ عورت اپنے اس بچے کو اپنے ہاتھوں آگ میں پھینک دے گی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ کی قسم جب تک اس کا بس چلے یہ کبھی بھی اس بچے کو آگ میں نہیں پھینکے گی۔ یہ سن کر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ اس سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ یعنی جتنی شفقت ماں کو اپنے بچے کے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے ساتھ اس سے بھی زیادہ شفقت ہے۔

﴿صحیح مسلم جلد۲ صفحہ ۳۵۶﴾

اسی رؤف ورحیم رب کریم جل جلالہٗ نے بندوں کی ہدایت کے لئے واضح طور پر فرمایا **لا تستوی الحسنة ولا السیئة** . اے بندو نیکی بدی برابر نہیں۔ نیکی کا انجام اور ہے اور بدی کا انجام اور ہے لیکن اگر بندہ سب کچھ بھلا کر نفس وشیطان کا ہی پیروکار بن جائے تو کس کا قصور جیسے کہ حدیث پاک میں ہے۔

﴿حدیث پاک﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مثلی کمثل رجل استوقد نارًا فلما اضاءت ما حولها جعل الفراش وهذا الدواب التی تقع فی النار تقعن فیها وجعل یحجزهن ویغلبنه فیتقحمن فیها فانا اخذ بحجزتکم عن**

النا ر فتغلبو نی تقحمو ن فیھا ۔ ﴿صحیح بخاری و مسلم / مشکوٰۃ المصابیح﴾

یعنی اے میری امت میری مثال ایسے ہے جیسے کوئی آدمی آگ جلاتا ہے جب وہ آگ روشن ہو جاتی ہے تو اس پر پتنگے اور دوسرے جانور جو آگ پر گرا کرتے ہیں انہوں نے آگ میں گرنا شروع کر دیا اور وہ آدمی ان کو روکتا ہے لیکن وہ اس پر غالب آجاتے ہیں اور آگ میں گرتے جاتے ہیں یوں ہی تم آگ میں گرتے ہو اور میں تمہیں کمر سے پکڑ پکڑ کر آگ سے پیچھے ہٹاتا ہوں بچ جاؤ بچ جاؤ مگر تم جان بوجھ کر آگ میں چھلانگیں لگائے چلے جاتے ہو۔

اس حدیث پاک کی تمثیل سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت نہیں چاہتی کہ اپنے بندوں کو خصوصاً اپنے حبیب کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو دوزخ میں ڈالے۔ اس نے اپنے پیارے نبی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے کہ میرے بندوں کو دوزخ سے بچاؤ مگر اگر بندے زبردستی دوزخ میں چھلانگیں لگانا شروع کر دیں تو کسی کا کیا قصور۔

اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے، بڑا مہربان ہے، بڑا مہربان ہے، بڑی بڑی غلطیاں، بڑے بڑے گناہ معاف فرما دیتا ہے، لیکن اگر بندہ بالکل ہی سرکش ہو جائے بالکل ہی شیطان کا پیروکار ہو کر نفسانی خواہشات میں مگن رہے نماز تک نہ پڑھے تو پھر اللہ تعالیٰ کا بھی ارشاد ہے ان بطش ربک لشدید.

اے بندے تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل وکرم سے اس پکڑ سے بچائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستہ پر چلائے **وما ذلک علی اللہ بعزیز**۔

اے میرے عزیز! ہر انسان جانتا ہے کہ نیکی نیکی ہے اور بدی بدی ہے۔ **لا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ**. نیکی کا انجام اور ہے اور بدی کا انجام اور ہے۔

مندرجہ ذیل مضمون جو کہ احادیث مبارکہ میں آیا ہے سپرد قلم کیا جاتا ہے تاکہ عبرت حاصل کریں۔

نیکی بدی کا انجام جانکنی کے وقت

اور ملک الموت علیہ السلام جب جان لینے آتے ہیں تو کس صورت میں آتے ہیں

حضرت ملک الموت عزرائیل علیہ السلام جب مومن نیکوکار کی جان قبض کرنے آتے ہیں تو اور صورت میں ہوتے ہیں اور جب کافر ومنافق بدکردار کی جان قبض کرتے ہیں تو اور صورت میں آتے ہیں۔ حضرت سیدنا

عبداللہ بن مسعود اور سیدنا عبداللہ بن عباس صحابی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل چن لیا تو حضرت ملک الموت نے اپنے رب کریم جل جلالہ سے عرض کی اے میرے پروردگار مجھے اجازت دے کہ میں جا کر تیرے پیارے خلیل کو یہ خوشخبری سناؤں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست اپنا خلیل بنالیا ہے۔اس درخواست پر حضرت ملک الموت کو اجازت مل گئی اور ملک الموت دربار خلیل اللہ میں حاضر ہو گئے۔ حاضر ہو کر خوشخبری سنائی۔خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا یا اللہ تعالیٰ تیرا شکر ہے تو نے اپنے فضل وکرم سے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے۔زاں بعد اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے ملک الموت تو مجھے دکھا کہ تو کافروں کی کس صورت میں جان قبض کرتا ہے۔ ملک الموت علیہ السلام نے عرض کیا کہ وہ میری صورت آپ دیکھ نہیں سکیں گے۔خلیل اللہ علیہ السلام نے فرمایا تو مجھے وہ صورت ضرور دکھا۔ ملک الموت نے عرض کی آپ اپنا چہرہ مبارک اُس طرف پھیر لیں۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چہرہ دوسری طرف پھیرا۔ملک الموت نے عرض کی اب آپ میری طرف دیکھیں۔جب دیکھا تو ایک مہیب اور ڈراؤنی صورت ہے رنگ سیاہ ہے قد آسمان تک ہے اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے
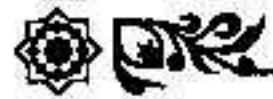
ہیں بلکہ اس کے ہر بال سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں ۔ یہ دیکھ کر خلیل اللہ علیہ السلام بے ہوش ہو کر زمین پر آ گئے ۔ پھر جب افاقہ ہوا تو اتنے میں ملک الموت علیہ السلام اپنی پہلی صورت میں آچکے تھے ۔ فرمایا اے ملک الموت اگر کافر کو اور کوئی بھی عذاب نہ ہو تو اسے تیری صورت دیکھ لینا ہی عذاب کے لئے کافی ہے ۔ پھر فرمایا اے ملک الموت اب تو مجھے وہ صورت دکھا جس صورت میں تو ایمان والوں ، نیکوکاروں کی جان قبض کرتا ہے ۔ ملک الموت نے عرض کیا آپ چہرہ انور اُس طرف کریں ۔ آپ نے چہرہ مبارک پھیرا ۔ پھر ملک الموت نے عرض کیا اب آپ میری طرف دیکھیں جب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے دیکھا تو ایک نہایت خوبصورت نوجوان ہے نہایت پاکیزہ لباس زیب تن کئے ہے اس کے جسم سے خوشبو کی لپٹیں نکل رہی ہیں ﴿ایسی پیاری اور من بھاتی صورت ہے کہ دیکھنے سے سب غم بھول جائیں﴾ خلیل اللہ علیہ السلام نے دیکھ کر فرمایا اے ملک الموت مومن کا جانکنی کے وقت تجھے دیکھ لینا ہی بہت بڑا انعام ہے ۔ لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ

لا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ . نیکی کا انجام اور ہے بدی کا انجام اور ہے ۔

جانکنی کی کیفیت اور روح کے ساتھ قبر تک کیا پیش آتا ہے

چند روایات کا مضمون بیان کیا جاتا ہے کہ جب مومن نیکوکار کا جانکنی کا وقت قریب آتا ہے تو حضرت عزرائیل ملک الموت علیہ السلام تشریف لاتے ہیں۔ان کے ساتھ فرشتوں کی دو جماعتیں ہوتی ہیں۔ایک رحمت والی جماعت دوسری عذاب والی جماعت۔فرشتوں کی دونوں جماعتیں کچھ دور آکر بیٹھ جاتی ہیں۔

نیکی کا انجام

اگر مرنے والا مومن نیکوکار ہو تو فرشتے اس کو سلام پیش کرتے ہیں قرآن پاک میں ہے الذین تتوفٰھم الملا ئکۃ طیبین یقولو ن سلام علیکم ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملو ن . ﴿سورۃ نحل﴾ یعنی وہ متقی اور پرہیزگار لوگ جب ان کی جانیں فرشتے قبض کرتے ہیں تو فرشتے ان کو سلام پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے نیک بختو تم جنت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ تم نیک کام کیا کرتے تھے۔سبحان اللہ جن خوش نصیبوں کو مرنے سے پہلے ہی جنت کی بشارت دی جارہی ہے ان کی عظمت کا کیا کہنا اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان میں سے کرے ﴿آمین﴾ اور پھر جب وہ بندہ حضرت

ملک الموت کو نہایت پیاری پیاری صورت میں دیکھتا ہے جیسے اوپر مذکور ہوا ہے۔تو وہ مومن ﴿مرد ہو یا عورت﴾ ملک الموت کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور چونکہ وہ پانچ وقت کا نمازی تھا تو ملک الموت اس کو پہچان لیتے ہیں کہ یہ تو فلاں مسجد میں دیکھا تھا اور حضرت ملک الموت اس مرنے والے سے شیطان کو دور بھگا دیتے ہیں اور کلمہ طیبہ یاد دلاتے ہیں۔ لا اله الا الله محمد رسول الله

اور ملک الموت اس مومن نیکوکار پر بڑی نرمی بڑی شفقت فرماتے ہیں۔سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملک الموت اس مومن نیکوکار کے ساتھ ایسی شفقت فرماتے ہیں کہ ایسی شفقت ماں کو بھی اپنے بچے کے ساتھ نہیں ہو سکتی اور فرشتوں کے ہاتھوں میں ریحان کے پھول ہوتے ہیں ان پھولوں کے بیس بیس رنگ ہوتے ہیں اور ہر پھول کی خوشبو دوسرے سے نرالی ہوتی ہے۔ان فرشتوں کے ہاتھوں میں جنتی کفن اور جنت کی خوشبوئیں ہوتی ہیں۔وہ اس مومن نیکوکار کی روح کو یوں بہلاتے ہیں جیسے کہ بچے کو کسی پیاری چیز کے ساتھ بہلایا جاتا ہے۔اسی اثناء میں اس نیکوکار کو اس کا جنت والا مکان دکھایا جاتا ہے جیسے کہ سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرا امتی مجھ پر روزانہ ہزار بار درود پاک پڑھے تو جب تک اسے جنت کا مکان نہ دکھایا جائے گا اس کی جان

قبض نہ کی جائے گی۔

اللھم وفقنا لما تحب و ترضی

اور پھر جب وہ اپنا مکان دیکھتا ہے تو کبھی حوروں کو دیکھتا ہے کبھی وہاں کے لباسوں کو دیکھتا ہے۔ کبھی جنت کے پھلوں ﴿میوہ جات﴾ کو دیکھتا ہے اس مومن کو یوں بہلایا جاتا ہے جیسے کہ بچے کو بہلاتے ہیں۔ پھر اس کی روح اچھلتی ہے جیسے بچے کو کوئی خوش رنگ پھول وغیرہ دکھایا جائے تو وہ اچھلتا ہے تو حضرت ملک الموت فرماتے ہیں اے نفس مطمئنہ اے پاک روح اپنے رب کریم کی طرف اور جنت کی نعمتوں کی طرف نکل آ۔ مومن نیکوکار کی روح یوں نکل آتی ہے جیسے مشکیزے کا منہ ڈھیلا کر دیا جائے تو پانی کا قطرہ نکل آتا ہے یا جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ ملک الموت علیہ السلام اس مومن نیکوکار کی جان نکال کر فوراً رحمت والے فرشتوں کے سپرد کر دیتے ہیں وہ فرشتے یہ کہہ کر لے لیتے ہیں سلام علیکم ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون . یعنی اے اللہ کے پیارے تجھ پر سلام ہو تو جنت میں داخل ہو جا کیونکہ تو نیک عمل کیا کرتا تھا اس وقت جان جسم کی طرف مخاطب ہو کر کہتی ہے اے جسم تجھے اللہ تعالیٰ بہتر جزا دے کیونکہ تو مجھے نیکی کی طرف جلدی لے جاتا تھا اور گناہوں کی طرف جانے سے تو روکتا تھا۔ تجھے

مبارک ہو تو خود بھی عذاب الٰہی سے بچ گیا اور مجھے بھی تو نے بچالیا۔ پھر جسم روح ﴿جان﴾ سے مخاطب ہوتا ہے اے مبارک روح تجھے بھی اللہ تعالیٰ بہتر جزا دے کیونکہ میں تیری وجہ سے نیک کام کرتا تھا اور تیرے روکنے سے میں گناہوں سے بچا رہا۔ اے روح تجھے مبارک ہو اے روح تو خود بھی عذاب الٰہی سے بچ گئی اور مجھے بھی بچالیا۔ پھر فرشتے اس پاک روح کو لے کر آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ راستے میں اسے مرحبا اور شاباش کہتے جاتے ہیں اور جب پہلے آسمان پر پہنچتے ہیں تو آسمان کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں آسمان کے دروازے پر جو پہرے دار فرشتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کون ہے فرشتے جواب میں کہتے ہیں یہ فلاں بیٹا یا بیٹی، فلاں کا فلاں شہر محلّہ میں رہنے والا ہے یہ اس کی روح ہے۔ وہ دربان فرشتے کہتے ہیں مرحبا مرحبا ﴿جی آیاں نوں﴾ ہم اسے جانتے ہیں ﴿اس کے نیک اعمال یہیں سے گزر کر اوپر دربار الٰہی میں جایا کرتے تھے﴾ فرشتے مرحبا مرحبا اور خوش آمدید کہتے ہوئے دروازہ کھول دیتے ہیں اور مبارکیں دیتے ہیں پھر پہلے آسمان والے فرشتے اس روح کو دوسرے آسمان تک وداع کرنے جاتے ہیں پھر دوسرے آسمان والے تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے، ساتویں آسمان پر یوں ہی ہوتا ہے۔

پھر جب فرشتے اس کی روح کو لے کر اوپر جاتے ہیں تو اوپر حضرت جبرئیل

علیہ السلام ستر ہزار فرشتہ لے کراس مومن نیکوکار کی روح کے استقبال کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور جب جبرئیل علیہ السلام اور فرشتے اس پاک روح کا استقبال کرتے ہیں تو سب فرشتے اس پاک روح کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارتیں سناتے ہیں ﴿اے پاک روح تجھے بشارت ہو کہ تیرا رب کریم تجھ پر راضی ہے، تیرے لئے انعام واکرام تیار ہے ﴾۔

زاں بعد جب ملائکہ کرام اس پاک روح کو لے کر عرش الٰہی تک پہنچتے ہیں تو وہ پاک روح رب تعالیٰ کے دربار سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ملک الموت اور دوسرے فرشتوں کو فرماتا ہے اس بندۂ مومن نیکوکار کا نام علّیین کے دفتر میں لکھ دو اور اس کو واپس زمین پر لے جاؤ۔ فرشتے اس کا نام درج کر کے اس کے جسم کو غسل دینے سے پہلے اس پاک روح کو جنتی اور ریشمی رومالوں میں رکھے ہوئے اس کے جسم کے پاس لے آتے ہیں اب وہ پاک روح دیکھ رہی ہوتی ہے کہ کون نہلاتا ہے کون پانی ڈال رہا ہے کون کفن بچھا رہا ہے۔ پھر جب اس کے جنازے کو اُٹھاتے ہیں تو وہ پاک روح کہتی ہے **عجلو نی عجلو نی** مجھے جلدی لے چلو جلدی لے چلو کیونکہ اس کو پتہ چل چکا ہے ﴿کہ میرے لئے میری قبر جنت کا باغ ہے﴾ اسی لئے نیک لوگوں کا جنازہ تیزی سے چلتا ہے۔ اب وہ نیکوکار مومن اپنے جسم اور

روح سمیت قبر تک پہنچ گیا۔قبر کا معاملہ بعد میں لکھا جائے گا۔

اب فاسق وفاجر، کافر ومنافق کی جانکنی کو بیان کیا جاتا ہے۔

﴿بدی کا انجام﴾

جب فاسق و فاجر، کافر و منافق کا آخری وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت ملک الموت کو حکم دیتا ہے اے ملک الموت فلاں ناشکرا بندہ ہے اس کی موت کا وقت قریب آ گیا ہے میں نے اس بندے کے لئے رزق فراخ کیا اور اس کو طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا مگر وہ میری نافرمانی ہی کرتا رہا ہے۔اس کو میرے دربار لاتا کہ آج میں اس کو نافرمانیوں کا مزہ چکھاؤں۔ یہ حکم سن کر ملک الموت علیہ السلام اس نافرمان بندے کے پاس نہایت ہی ڈراؤنی صورت میں آتے ہیں اور ان کے ساتھ فرشتوں کی دونوں جماعتیں ﴿یعنی رحمت والی اور عذاب والی جماعت﴾ ہوتی ہیں۔عذاب والے فرشتوں کے پاس گرزیں ہوتی ہیں۔حضرت ملک الموت اس کافر ومنافق بندے کو گرزوں سے اس کے چہرے پر اور پشت پر مارتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یضربون وجوھھم وادبارھم . اور یہ مار عام لوگ محسوس نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ یہ غیب کا معاملہ ہے۔جیسے کسی کو خواب میں مار

پڑ رہی ہو تو پاس والے کو پتہ نہیں چلتا۔ بس اسی مرنے والے کو محسوس ہوتا ہے۔ اس مار سے اس بندے کی روح تڑپتی ہے۔ پھر ملک الموت علیہ السلام اس کی روح کو ایڑیوں سے کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں اے خبیث روح نکل دوزخ کی طرف اور عذاب الٰہی کی طرف۔ تیرا رب تجھ پر ناراض ہے۔ پھر جب اس خبیث روح کو کھینچ کر نکالتے ہیں تو اسے ایسی تکلیف ہوتی ہے جیسے یکدم تین سو ساٹھ تلوار ماردی جائے ﴿علیٰ قول﴾ روح نکلتے ہی اس کو عذاب والے فرشتے لے لیتے ہیں تو وہ ناپاک روح اپنے جسم کو خطاب کرتی ہے اے میرے جسم اللہ تیرا بھلا نہ کرے کہ تو نے مجھے نیکی پر نہ اُبھارا، بُرے کاموں میں تو نے مجھے لگائے رکھا، تو خود بھی عذاب الٰہی کا حقدار ہوا اور مجھے بھی تو نے دوزخ کا حقدار بنا دیا اور جسم روح کو یوں کہتا ہے تیرا برا ہو تو نے مجھ سے برے اور غلط کام کرائے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرائی، تو نے مجھ سے نیک کام نہ کرایا۔ تو خود بھی دوزخ کا حقدار بنا اور مجھے بھی عذابِ الٰہی کا حقدار بنایا۔ پھر فرشتے اس کو دوزخی لباس میں لپیٹ کر اسے طعنے دیتے ہوئے اوپر لے جاتے ہیں۔ اسے کہتے جاتے ہیں ارے بد بخت تو کتنا بدکردار تھا کتنی نافرمانیاں کرتا رہا۔ اب تجھے پتہ چلے گا کہ تیرے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ یوں اسے طعنے دیتے ہوئے آسمان دنیا تک لے جاتے ہیں اور دروازہ

کھٹکھٹاتے ہیں، دربان پوچھتے ہیں کون ہے فرشتے جواب میں کہتے ہیں کہ یہ فلاں کا بیٹا یا بیٹی ہے۔فلاں شہر، محلّہ کے رہنے والا۔فرشتے کہتے ہیں ہم اسے جانتے ہیں اس بدبخت کے برے اعمال یہیں سے گزر کر اوپر جاتے تھے۔اس کے لئے دروازہ نہیں کھل سکتا۔اجازت نہیں ہے اور یہ جنت ہرگز نہیں جاسکتا۔جیسے کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے نہیں گزرسکتا لا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ﴿یعنی نہ اونٹ سوئی کے ناکے سے گزر سکے نہ یہ جنت جاسکے﴾ وہیں پر فرمان الٰہی آتا ہے کہ اس ناپاک روح کو زمین کے نیچے لے جاؤ۔وہاں دفتر میں جہاں دوزخیوں کے نام لکھے جاتے ہیں اس کا نام بھی لکھو۔فرشتے اسے دوزخیوں کے دفتر میں نام لکھوا کر غسل دینے سے پہلے میت کے پاس لے آتے ہیں۔وہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ کون پانی ڈال رہا ہے کون کفن بچھا رہا ہے۔پھر جب اس کا جنازہ اُٹھاتے ہیں تو وہ ناپاک روح رو رو کر کہتی ہے ہائے میرے باپ مجھے کہاں لے جارہے ہو، ہائے میرے بھائی اے میرے دوست مجھے نہ لے جاؤ۔آخر کار اسے لے جاکر قبر میں دفن کردیتے ہیں۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم.

دوسرا باب

قبر میں نیکی و بدی کا انجام

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگ کھل کھلا کر ہنس رہے ہیں یہ دیکھ کر فرمایا اے لوگو! اگر تم لذتوں کو توڑنے والی کو یاد کرتے تو تم یوں نہ ہنستے۔ لہٰذا تم موت کو زیادہ یاد کیا کرو جو کہ لذتوں کو توڑنے والی ہے۔ پھر فرمایا قبر بندے کو ہر روز یاد کرتی ہے۔ کہتی ہے میں غربت کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، مجھ میں کیڑے مکوڑے ہیں، سانپ بچھو ہیں اور جب کوئی مومن نیکو کار قبر میں دفن ہوتا ہے تو قبر کہتی ہے مرحبا ﴿جی آیاں نوں﴾ اے مومن تو مجھ پر چلتا تھا تو تو مجھے بڑا ہی پیارا لگتا تھا اور آج جب تو مجھ میں آ گیا ہے تو میری سپرداری میں دیا گیا ہے تو تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیسا سلوک کرتی ہوں۔ پھر قبر وسیع ہونا شروع کر دیتی ہے اور جہاں تک اس بندۂ مومن کی نظر پہنچتی ہے وہاں تک قبر کھل جاتی ہے اور اس بندۂ مومن کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جب بندہ فاجر و بدکردار کافر و منافق قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے کہتی ہے اے

بندے تیرے لئے کوئی مرحبا نہیں ہے تو جب میرے اوپر چلتا تھا تو تو مجھے بہت بُرا لگتا تھا اور جب آج تو میرے سپرد کر دیا گیا ہے میرے اندر پہنچ گیا ہے تو تو دیکھے گا میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں۔ پھر قبر اسے بھینچنا اور دبانا شروع کر دیتی ہے حتیٰ کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف کی پسلیوں کے اندر گھس جاتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ مبارک کی انگلیاں دوسرے ہاتھ مبارک کی انگلیوں میں گزار کر سمجھایا کہ یوں پھر فرمایا اس فاجر و کافر کے لئے ستر یا ننانوے سانپ مقرر کیے جاتے ہیں وہ اس کو قیامت کے دن تک ڈستے رہیں گے ﴿معاذ اللہ﴾۔ پھر فرمایا بیشک قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنے گی یا پھر دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا بنے گی۔

﴿ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف﴾

یعنی مومن نیکوکار کے لئے قبر جنت کا باغ ہے اور کافر و منافق کے لئے دوزخ کا گڑھا ہے۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

قبر میں نیکی کا انجام

جب مومن نیکو کار کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے اور اس کے ورثاء واپس ہوتے ہیں تو قبر کے اندر سے ہی دو فرشتے آجاتے ہیں نہایت ہی مہیب ڈراؤنی صورت سیاہ رنگ، نیلی آنکھیں، جن کا نام منکر نکیر ہے آکر مومن نیکو کار کو اُٹھا کر بٹھا دیتے ہیں اور اس سے تین سوال کرتے ہیں۔ پوچھتے ہیں مَنْ رَبُّکَ تیرا رب کون ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جواب دیتا ہے ربی اللہُ میرا رب اللہ ہے۔ پھر پوچھتے ہیں مَادِیْنُکَ تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے دِیْنِیَ الاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے۔ پھر پوچھتے ہیں یہ سامنے جو بزرگ ہیں ان کے متعلق تو کیا کہا کرتا تھا؟ وہ دیکھ کر فوراً پہچان لیتا ہے اور کہتا ہے یہ میرے نبی محمد مصطفیٰ ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہمارے پاس روشن دلیلیں لے کر آئے تھے، فرشتے پوچھتے ہیں تجھے کیسے پتہ چلا؟ تو وہ بندہ مومن کہتا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی تھی میں اس پر ایمان لایا تھا اور اس کی تصدیق کی تھی اور جب وہ تینوں سوالوں کے صحیح جواب دے دیتا ہے تو منکر نکیر اسے کہتے ہیں ہم پہلے سے ہی جانتے تھے کہ تو یہ جواب دے گا۔

تنبیہ

مومن کے دل میں جتنی محبت حبیب خدا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ ہوگی اتنا ہی جلدی پہچان لے گا۔اسی لئے رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکثر وامن الصلاۃ علی لان اول ما تسئلو ن فی القبر عنی ۔ ﴿سعادۃ الدارین، کشف الغمہ﴾

یعنی اے میری امت مجھ پر درود پاک کثرت سے پڑھواس لئے کہ میرے متعلق تم سے قبر میں سوال ہوگا۔ظاہر ہے کہ درود پاک پڑھنے سے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بڑھتی ہے اور جب دل میں محبت ہوگی تو مومن فوراً پہچان لے گا۔

پھر آسمانوں پر ندا دی جاتی ہے اس میرے بندے نے سچ کہا ہے لہٰذا اس کے لئے جنت سے فرش لاکر بچھاؤ اور جنتی لباس پہناؤ اور اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دو۔جب دروازہ کھل جاتا ہے تو اس بندۂ مومن نیکوکار کے پاس جنت کی ہوائیں اور جنت کی خوشبوئیں آتی رہتی ہیں اور قیامت تک آتی رہیں گی۔

بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ مرد مومن چونکہ پکا نمازی ہوتا ہے

جب اسے منکر نکیر اُٹھاتے ہیں تو اس کے سامنے اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے یوں نقشہ پیش کرتا ہے کہ سورج غروب ہونے والا ہے اور اس مومن نمازی کے خیال میں یہ ڈال دیا جاتا ہے کہ ابھی اس نے نماز عصر نہیں پڑھی ۔ وہ اٹھتے ہی آنکھیں ملتا ہوا کہتا ہے اے فرشتو مجھے چھوڑو، چھوڑو میری نماز جارہی ہے میں پہلے نماز پڑھ لوں ۔ یہ ایسی جراتمندانہ بات وہی کرے گا جس کے نزدیک نماز تمام کاموں سے اہم ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی پکا سچا نمازی بنائے ۔

اور بعض روایتوں میں ہے کہ جب مومن نیکوکار سوالوں کے جوابات میں کامیاب ﴿پاس﴾ ہوجاتا ہے تو اس کے سامنے دوزخ کی طرف دروازہ کھل جاتا ہے وہ دیکھ کر گھبرا جاتا ہے ۔ تو اسے کہا جاتا ہے ڈر نہیں یہ وہ جگہ ہے جس سے تجھے اللہ تعالیٰ نے بچالیا ہے ۔ پھر اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے وہ جنت کی رونق کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے ۔ تو یقین پر تھا، یقین پر ہی مرا اور یقین پر ہی تجھے انشاء اللہ اٹھایا جائے گا اور اس کی قبر نور سے منور اور روشن ہوجاتی ہے اور اسے فرشتے کہتے ہیں تو سوجا وہ کہتا ہے میں گھر والوں کو جاکر بتا آؤں فرشتے کہتے ہیں نہیں تو پہلی رات کی دلہن کی طرح سوجا ۔ پھر اس کے پاس اس کے نیک عمل نماز، روزہ وغیرہ پہرہ دار بن کر آجاتے ہیں ۔ نماز اس مومن کے دائیں

جانب کھڑی ہو جاتی ہے، روزہ بائیں جانب، قرآن پاک کی تلاوت اور ذکرِ الٰہی آکر اس کے سر کے پاس کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس کا نمازوں کے لئے مسجد کی طرف آنا جانا پاؤں کی طرف اور صبر قبر کے ایک کونے میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نیکوکار مومن کو اس کے نیک اعمال کی اہمیت بتانے کے لئے قبر کے اندر سے ہی ایک لمبی گردن والی چیز عذاب کی صورت میں بھیجتا ہے۔ وہ عذاب دائیں طرف سے آتا ہے تو نماز سامنے آجاتی ہے اور اس عذاب کو جھڑک دیتی ہے، کہتی ہے خبردار تجھے پتہ نہیں یہ ساری عمر نمازیں پڑھتا رہا۔ اب اس کے آرام کرنے کا وقت ہے تو تو پریشان کرنے کے لئے آگیا ہے۔ یہاں سے دفع ہو جا۔ پھر وہ عذاب مومن میت کے بائیں جانب آتا ہے تو روزہ سامنے کھڑا ہو کر اسے جھڑک دیتا ہے۔ یوں ہی وہ عذاب جس طرف سے بھی آتا ہے اس مومن کے نیک اعمال اسے آگے آنے کا راستہ ہی نہیں دیتے تو وہ نامراد واپس چلا جاتا ہے۔ پھر صبر جو کہ ایک کونے میں ہوتا ہے وہ دوسرے اعمال سے کہتا ہے میں دیکھ رہا تھا کہ تم اس عذاب کا مقابلہ کر رہے ہو یا نہیں۔ اگر تم اس کو نہ روک سکتے تو میں اس کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی تھا۔ بہر حال جب تم نے اسے روک دیا ہے تو میں پل صراط پر، میزان پر اس کی حفاظت کروں گا۔ پھر قبر اس مومن نیکوکار کو

خطاب کرتی ہے جیسے کہ حدیث پاک سے مذکور ہوا۔ قبر کہتی ہے اے بندے تو دنیا میں میرے اوپر چلتا تھا تو تو مجھے بڑا ہی پیارا لگتا تھا اور آج جب تو میرے اندر آ گیا ہے اور میں تجھ پر مسلط کر دی گئی ہوں تو دیکھ لے گا کہ میں تیرے ساتھ کیسا سلوک کرتی ہوں ﴿قبر اس نیکو کار مومن کے ساتھ ایسا سلوک ایسی شفقت کرے گی کہ وہ ماں کی گود کو بھی بھول جائے گا﴾ پھر قبر کھلنا ﴿وسیع﴾ ہونا شروع کر دے گی اور وہاں تک کھل جائے گی جہاں تک اس کی نظر پہنچے گی۔ زاں بعد اس مومن میت کے سامنے اس کی نیکیاں ایک خوش شکل حسین و جمیل صورت بن کر آتی ہیں۔ اس پیاری صورت کے گلے میں موتیوں کا بہترین ہار ہوتا ہے وہ مومن دیکھ کر خوش اور متعجب ہوتا ہے اور ہار کی طرف انگلی بڑھاتا ہے تو ہار ٹوٹ کر گر جاتا ہے۔ اس کے موتی بکھر جاتے ہیں وہ مومن ہار کے ٹوٹنے سے خفت محسوس کرتا ہے لیکن وہ حسین و جمیل صورت کہتی ہے یہ کونسی بات ہے آ میں اور تو دونوں مل کر ان موتیوں کو چن لیتے ہیں۔ پھر دونوں چننا شروع کر دیتے ہیں۔ ابھی موتی سارے اکٹھے نہ ہوں گے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونک دیں گے اور قیامت قائم ہو جائے گی۔ ﴿مقاصد السالکین، مصنف خواجہ ضیاء اللہ صفحہ ۹۲﴾

یعنی چند لمحوں میں صدیوں کا عرصہ گزر جائے گا۔ اس مضمون کی کہ

صدیوں کا عرصہ چند لمحوں میں گزر جائے گا اس کی تاکید حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا دن ہے وہ کیسے گزرے گا تو فرمایا: والذی نفسی بیدہٖ انه لیخفف علی المؤمن حتیٰ یکون اھون علیه من الصلوٰۃ المکتوبة یصلیھا فی الدنیا.

﴿مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۸۷﴾

یعنی فرمایا اے صحابہ کرام مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے وہ پچاس ہزار سال کا دن مومن کے لئے یوں گزر جائے گا جیسے کہ وہ دنیا میں فرض نماز پڑھتا تھا۔

الحمدللہ رب العٰلمین روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ نیکی کا انجام اور ہے اور بدی کا انجام اور ہے۔آپ نے پڑھ لیا کہ نیکی کا انجام کیسا شاندار ہے اللہ تعالیٰ ہمیں نصیب کرے۔﴿آمین﴾

مسلمان بھائیو! آؤ ہم توبہ کریں اور عہد کریں کہ آج سے ہم برے کاموں کے ہرگز قریب نہیں جائیں گے۔نمازیں پڑھیں درود شریف کی کثرت کریں نیک کام کریں گے۔اللہ تعالیٰ ہی نیکی کی توفیق دینے والا ہے۔میری اپیل ہے کہ آپ ''سفر آخرت'' کا مطالعہ کریں۔حسبنا اللہ ونعم الوکیل.

فقیر ابوسعید غفرلہ

قبر میں بدی کا انجام

اور جب رجل سوء یعنی بدکردار کافر ومنافق کو اس کے وارث قبر میں دفن کرکے واپس ہوتے ہیں تو قبر کے اندر سے دو فرشتے ڈراؤنی اور ہیبت ناک صورت سیاہ رنگ نیلی آنکھوں والے آجاتے ہیں جن کی آنکھیں بجلی کی طرح چمکتی ہوں گی اور ان کی آواز بادل کی گرج کی طرح ہوگی ان کے سانس سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے۔ ان کا نام منکر نکیر ہے وہ اسے اُٹھا کر بٹھا دیتے ہیں وہ گھبرایا ہوا اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ منکر نکیر اس سے سوال کرتے ہیں۔ من ربک؟ چونکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق اس کے شامل حال نہیں ہوتی قانون قدرت سے نسو الله فنسیهم یعنی جن لوگوں نے ہمیں بھلا دیا ہماری رحمت بھی ان کو بھلا دے گی وہ صحیح جواب نہیں دے سکے گا بلکہ کہے گا ھا ھا لا ادری ہائے مجھے کچھ پتہ نہیں۔ پھر وہ دوسرا سوال کرتے ہیں ما دینک تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ھا ھا لا ادری ہائے میں نہیں جانتا پھر منکر نکیر تیسرا سوال کرتے ہیں یہ کون بزرگ ہیں؟ وہ کہتا ہے ھا ھا لا ادری ہائے میں نہیں جانتا۔ دنیا میں لوگ کہا کرتے تھے میں بھی کہا کرتا تھا اب نہیں جانتا۔ یہ جواب سن کر منکر نکیر اسے کہتے ہیں قد کنا نعلم انک

تقول هذا . ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تو یہی کہے گا۔ پھر آسمان سے منادی ندا کرتا ہے یہ بندہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش بچھا دو اور اسے آگ کا لباس پہناؤ اور اس کے لئے دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو، فرشتے اس کے لئے پہلے جنت کی طرف دروازہ کھول دیتے ہیں وہ دیکھ کر خوش ہوتا ہے فرشتے اسے کہتے ہیں اے بد بخت اگر تو بھی مومن نیکوکار ہوتا تو تیرا ٹھکانا یہ ہوتا پھر اس دروازے کو بند کر کے دوزخ کی طرف دروازہ کھول دیتے ہیں جس سے اس کو گرمی اور بدبو آتی ہے اور قیامت تک آتی رہے گی۔ پھر قبر اس بد بخت اور بدنصیب سے مخاطب ہوتی ہے اور کہتی ہے اے بد بخت تو میرے اوپر چلتا تھا تو مجھے بڑا ہی بُرا لگتا تھا۔ اب جبکہ تو میرے اندر آ گیا ہے اور میں تجھ پر مسلط کر دی گئی ہوں اب تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں۔ تجھے معلوم ہے کہ میرے اندر سانپ ہیں بچھو ہیں۔ یہ کہہ کر قبر اسے دبانا شروع کر دیتی ہے۔ اتنا دباتی ہے کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف کی پسلیوں میں داخل ہو جاتی ہیں۔ پھر اس پر ایک عذاب والا فرشتہ مسلط کر دیا جاتا ہے جس کے متعلق حدیث پاک میں آیا ہے اعمی واصم یعنی اندھا اور بہرا ﴿اندھا اس لئے کہ نہ اس کی حالت کو دیکھے نہ اسے رحم آئے ، بہرا اس لیے کہ نہ اس کی چیخ و پکار کو سنے نہ اسے رحم آئے﴾ وہ فرشتہ

اس کو لوہے کے گرز ﴿ہتھوڑے﴾ سے مارتا ہے اور تا قیامت اسے مارتا ہی رہے گا۔ نیز اس کی قبر میں ﴿۷۰ یا ۹۹﴾ سانپ اس پر چھوڑے جاتے ہیں جو اس کو ڈنگ مارتے رہیں گے نیز اس کے برے اعمال بدشکل صورت اختیار کر کے جس کا منہ کالا دانت لمبے نہایت بدبودار اس کے سامنے آجاتی ہے وہ بدکردار بندہ کہتا ہے کہ تو کب مجھ سے دور ہو گی وہ جواب میں کہتی ہے قیامت تک یہیں رہوں گی کیونکہ میں تیری ہی بداعمالیاں ہوں اور اس بدکردار کے لئے ایک ایک گھڑی ایک ایک سال کی ہو جائے گی۔

حسبنا الله ونعم الوکیل

اے میرے عزیز!

نت ویکھیں تو بار لدیندے تینوں اجے نہ فکر تیاری اے
تینوں بھی جگ کہسی اک دن مر گیا اج فلانا اے
پھر ہائے افسوس ہائے افسوس کہنے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

﴿قبر میں نیکی کا انجام واقعات کی روشنی میں﴾

اب چند واقعات تحریر کئے جاتے ہیں جن سے روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ نیکی کرنے والے مومنوں کو قبر میں کیسے کیسے انعام ملتے ہیں۔

درود شریف کی برکتیں

حضرت شیخ محمد بن سلمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا۔ وہ بہت زیادہ تعداد میں درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ ان کے جسم مبارک کو پچھتر سال کے بعد قبر سے نکالا گیا تو ان کا جسم مبارک بالکل تروتازہ تھا۔ حتیٰ کہ کفن بھی میلا نہیں ہوا، یوں معلوم ہوتا تھا جیسے آج ہی خط بنوا کر لیٹے ہیں۔ بلکہ زندوں کی طرح آپ کے جسم مبارک میں خون بھی رواں دواں ہے حتیٰ کہ کسی نے آپ کے چہرے پر انگلی رکھ کر دبا دیا تو پہلے وہ جگہ سفید ہو گئی پھر سرخ ہو گئی نیز آپ کی قبر مبارک سے کستوری جیسی خوشبو نکلا کرتی تھی۔

﴿مطالع المسرات صفحہ ۴/ جامع کرامات اولیاء جلد اول صفحہ ۲۷۶﴾

یہ سب نیکی کا انجام ہے۔ **لا تستوی الحسنة ولا السیئة** ۔یعنی نیکی بدی برابر نہیں ہیں۔

۲

نیکی کا انجام

ایک درویش فرماتے ہیں میں قبریں کھودا کرتا تھا میں نے ایک

نیکوکار مومن کی قبر کھودی تو اس قبر سے خوشبو مہکی حالانکہ اس کی میت ابھی گھر رکھی ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ جب میں اپنے گھر واپس آیا تو میرے گھر والے افراد میرے کپڑوں سے نہایت پیاری خوشبو محسوس کر رہے تھے حالانکہ میں نے کوئی خوشبو نہیں لگائی تھی بلکہ اس مومن نیکوکار کی قبر کی مٹی میرے کپڑوں پر لگی ہوئی تھی۔ ﴿سعادۃ الدارین صفحہ ۱۴۳﴾

واہ رے نیکی کا انجام **لا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ** نیکی بدی برابر نہیں ہیں۔

﴿۳﴾

﴿اولیاء کرام کی برکت کہ طمانچہ مار کر نیکوکار بنا دیا﴾

علامہ ابو اسحٰق فرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہماری مجلس میں ایک شخص بیٹھا کرتا تھا مگر وہ اپنا آدھا چہرہ چھپائے رکھتا تھا۔ ایک دن میں نے اس سے پوچھا اے اللہ کے بندے تو ہمارے پاس بیٹھتا بھی ہے مگر تو اپنا آدھا چہرہ بھی ہم سے چھپائے رکھتا ہے۔ یہ کیوں؟ تو اس نے کہا اگر مجھے آپ امن دیں تو میں بتاتا ہوں۔ یہ سن کر میں نے اسے امن دیا تو اس نے بتایا کہ میں ایک کفن چور تھا۔ ایک نیکوکار پاکدامن عورت فوت ہوگئی۔ میں رات کو اٹھا اور اس کی قبر پر پہنچ

گیا۔ اس کی قبر کھولی اور اس کے کفن کو پکڑ کر کھینچا۔ مگر کفن کھنچتا نہیں تھا۔ میں نے گھٹنوں کے بل ہو کر زور سے جب کفن کو کھینچنا چاہا تو اس پاکدامن بی بی نے ہاتھ اُٹھایا اور میرے چہرے پر طمانچہ رسید کر دیا۔ اس کفن چور نے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو اس کے ایک رخسار پر پانچوں انگلیوں کے نشان موجود تھے۔ خواجہ ابو اسحاق فرماتے ہیں میں نے کفن چور ﴿بناش﴾ سے پوچھا پھر کیا ہوا تو اس نے بتایا میں نے کفن کو وہیں چھوڑا اور سچی توبہ کی اور عہد کیا یا اللہ آئندہ میں یہ کام کبھی نہ کروں گا۔ اور پھر قبر پر اینٹیں لگا کر مٹی ڈال کر آ گیا ابو اسحٰق فرازی لکھتے ہیں کہ میں نے یہ واقعہ لکھ کر علامہ اوزاعی کی خدمت میں بھیج دیا۔ یہ واقعہ پڑھ کر علامہ اوزاعی نے میری طرف لکھا کہ اس بندے سے پوچھو کہ کبھی تو نے کفن چوری کے دوران ایسا بھی دیکھا ہے کہ کسی مسلمان کا چہرہ قبلہ سے پھرا ہوا ہو۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میں نے کئی مسلمانوں کا چہرہ قبلہ سے پھرا ہوا دیکھا ہے۔ جب میں نے یہ لکھ کر علامہ اوزاعی کو بھیجا تو انہوں نے تین مرتبہ پڑھا انا للہ وانا الیہ راجعون پھر فرمایا جس کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا ہے اس کا ایمان پر خاتمہ نہیں ہوا۔ ﴿تفسیر روح البیان سورہ انعام / روض الریاحین صفحہ ۱۹۲﴾

اس واقعہ سے ہمیں دو سبق حاصل ہوئے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے کہ اس پاکدامن بی بی نے طمانچہ مار

کرثابت کردیا تفصیل کے لئے کتاب ''برزخی زندگی'' کا مطالعہ کریں۔

دوم یہ کہ جو بندہ نفسانی خواہشات کے پیچھے لگ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی نافرمانی کرتا ہے نماز تک نہیں پڑھتا اس کا ایمان کمزور ہوتا جاتا ہے اور جب آخری وقت آتا ہے شیطان اس کا ایمان آسانی سے چھین لیتا ہے۔ ایسے کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہو پاتا۔

اللھم ثبتنا بالقو ل الثا بت فی الحیوٰۃ الد نیا و فی الا خر ۃ.

بزرگان دین نے فرمایا سوء خاتمہ یعنی آخری وقت ایمان چھن جانا اس کے چار اسباب ہیں۔

﴿۱﴾ نماز میں سستی کرنا۔

﴿۲﴾ شراب نوشی کرنا۔

﴿۳﴾ والدین کو ستانا۔

﴿۴﴾ مسلمانوں کو بلاوجہ تکلیف دینا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نفس کو خوش رکھنے سے بچائے رکھے اور ہمارا ایمان پر خاتمہ کرے۔

بجا ہ حبیبہ الکر یم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم .

ہر شخص جانتا ہے کہ نیکی نیکی ہے اور بدی بدی ہے۔ نیکی کا انجام اور ہے اور

بدی کا انجام اور ہے لیکن نفسانی خواہشات کے پیچھے لگ کر انسان سب کچھ بھول جاتا ہے۔

۴

برزخی زندگی

گکھڑ کے نواحی گاؤں فتح گڑھ میں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور ممتاز عالم دین پیر غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک جدید تعمیر کے سلسلے میں ہونے والی کھدائی کے دوران اچانک کھل گئی اور ہر طرف خوشبو پھیل گئی اور آپ کا سر مبارک نظر آنے لگا۔ حضرت پیر غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کو ۵۴ سال گزر چکے تھے لیکن ابھی تک سر کے بالوں کے کُنڈل بھی خراب نہیں ہوئے بلکہ مہندی کی چمک دمک میں بھی فرق نہیں آیا۔ مانگ یوں نکلی ہوئی ہے جیسے ابھی کسی نے کنگھی کی ہو۔ پیشانی پر سبز رنگ کا رومال ہے جو کہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے غلاف کا ٹکڑا تھا۔ اس کا رنگ بھی نہیں بدلا۔ صاحب مزار کے پڑپوتے صاحبزادہ عبدالرحمٰن جامی کا کہنا ہے کہ جب میں نے حضرت کے بالوں کو ہاتھ لگایا تو بالوں میں پانی کی نمی بھی موجود تھی اور صاحبزادہ عبدالرحمٰن کے ہاتھ سے چوبیس گھنٹے تک عمدہ
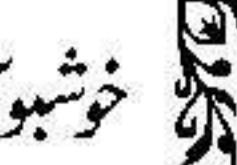
خوشبو آتی رہی۔ تین روز تک ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے زیارت کی۔

﴿از روزنامہ نوائے وقت و جنگ ۲۳ مارچ ۱۹۹۲ء﴾

یہ ہے نبی کریم رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی غلامی کا انجام۔

﴿۵﴾

﴿نیکی کا انجام﴾

ڈاکٹر نور محمد صاحب لکھتے ہیں کہ راجن پور کے قبرستان میں ایک مردے کو دفن کرنے کے لئے قبر کھودی گئی ابھی تک لوگ میت کو لے کر نہیں پہنچے تھے کہ پورے قبرستان میں عجیب قسم کی فرحت انگیز خوشبو مہک رہی تھی۔ لوگ حیران ہوئے کہ یہ خوشبو کہاں سے آ رہی ہے۔ تلاش کرنے پر معلوم ہوا کہ جو قبر کھودی گئی ہے اس کے نیچے ایک پرانی قبر ہے۔ اس پرانی قبر میں سوراخ ہو گیا تھا جس سے خوشبو نکل رہی تھی قبر کھودنے والوں نے جب سوراخ کو بڑا کیا تو دیکھا کہ اس پرانی قبر میں ایک سفید ریش بزرگ ہمیشہ کی نیند سو رہے ہیں جن کے جسم مبارک پر ایک بڑا پھول تھا۔ ﴿روزنامہ پاکستان ۱۳۔۱۲۔۱۹۹۲﴾

۶

نیکی کا انجام

ڈاکٹر نور محمد صاحب لکھتے ہیں کہ ملتان شریف قلعہ والے قبرستان کے مجاور نے بتایا میں نے ایک قبر کھولی تا کہ ہڈیوں کا ڈھانچہ نکال لوں، میں نے قبر کھولی تو اس کو بے حد وسیع پایا اور وہ قبر خوشبو سے مہک رہی تھی اور ایک بزرگ بیٹھے تلاوت کر رہے تھے یہ دیکھ کر میں نے اس قبر کو فوراً بند کر دیا۔

(روزنامہ پاکستان ۱۳۔۱۲۔۱۹۹۲)

یہ وہی منظر ہے جو کہ رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی قبر کو تا حدِ نگاہ وسیع کر دیا جاتا ہے۔ **اللھم اجعلنا منھم۔**

۷

نیکی کا انجام

امام یافعی اپنی کتاب روض الریاحین میں لکھتے ہیں کہ ایک دِن میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک قبر ہے جو کہ کھلی ہوئی ہے میں اس کے اندر گیا تو وہ بہت وسیع تھی۔ مجھے قبر میں کوئی مردہ نظر نہ آیا مگر کچھ پائے سے نظر آئے میں نے دیکھا تو وہ چارپائی تھی جو کہ بہت زیادہ اونچی تھی۔ سر اوپر کر کے دیکھا

تو معلوم ہوا کہ اس پر کوئی لیٹا ہوا ہے یہ دیکھ کر میں نے کہا کہ مالدار لوگ بھی کتنے متکبر ہیں کہ قبروں میں بھی رعونت اور اپنی بڑائی کو نہیں چھوڑتے دیکھو قبر میں بھی چارپائی کے اوپر کوئی لیٹا ہوا ہے اور وہ مجھے بلا رہا ہے۔ چونکہ چارپائی بہت اونچی تھی میں اس پر چڑھ نہ سکا۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک طرف سیڑھی لگی ہوئی ہے۔ میں سیڑھی کے ذریعے اوپر گیا دیکھا کہ میری والدہ ماجدہ لیٹی ہوئی ہے۔ رحمۃ اللہ علیہا۔ میری والدہ ماجدہ نے مجھ پر بڑی شفقت اور مہربانی فرمائی اور انہوں نے خود مجھ پر سلام کہا۔ پھر میری والدہ نے مجھ سے میرے اس بھائی کے متعلق پوچھا جو کہ ابھی زندہ تھا اور جو میرے بہن بھائی والدہ کے بعد فوت ہو چکے تھے ان کے متعلق نہ پوچھا۔ پھر میری آنکھ کھلی تو میرے دل پر اس شفقت اور مہربانی کا اثر باقی تھا، بلکہ ایک مدت تک وہ اثر باقی رہا۔

﴿روض الریاحین صفحہ ۲۰۰﴾

امام یافعی فرماتے ہیں ان بہن بھائیوں کے متعلق نہ پوچھا کہ فوت ہو چکے تھے کیونکہ وہ تو ان کے پاس پہنچ چکے تھے۔

﴿قرآن مجید کی تلاوت کی برکت﴾

امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ایک گورکن یعنی قبریں کھودنے

والے نے بتایا کہ میں نے ایک قبر کھودی تو نیچے سے ایک اور قبر نکلی دیکھا کہ ایک بزرگ تخت پر بیٹھے ہیں ان کے ہاتھ میں قرآن پاک ہے اور وہ تلاوت کررہے ہیں اور نیچے دیکھا تو نہر جاری ہے۔ یہ منظر دیکھ کر میں بے ہوش ہو گیا۔ لوگوں نے مجھے قبر سے نکالا مگر کسی کو معلوم نہ ہوا کہ ماجرا کیا ہے اور جب مجھے تیسرے دن افاقہ ہوا میں ہوش میں آیا تو میں نے لوگوں کو واقعہ سنایا۔ یہ سن کر کسی نے مجھ سے کہا ہمیں بتا کہ وہ قبر کہاں ہے؟ میں نے کہا کل بتاؤں گا۔ رات جب میں سویا تو وہ بزرگ ملے اور فرمایا خبردار میں تجھے قسم دے کر کہتا ہوں کہ کسی کو مت بتانا، اگر تو نے بتا دیا تو تو نقصان اٹھائے گا۔ میں بیدار ہوا تو توبہ کی کہ کسی کو نہیں بتاؤں گا اور وہ قبر لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہوگئی کسی کو پتہ نہ چل سکا۔ ﴿روض الریاحین صفحہ ۱۹۹/شرح الصدور صفحہ ۹۷﴾

﴿۹﴾

﴿نیکی بدی کا انجام﴾

امام یافعی لکھتے ہیں ایک نیک بزرگ نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں دعاء کی یا اللہ مجھے قبروں والوں کے احوال دکھا تو ایک رات میں نے دیکھا جیسے قیامت قائم ہے اور قبریں کھل چکی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ کچھ قبروں والے

سندس پر سوئے ہوئے ہیں اور کچھ ریشم اور دیباج پر کچھ تختوں پر ہیں اور کچھ ریحان پر کئی ان میں ہنس رہے ہیں تو کئی رو رہے ہیں۔ میں نے یہ منظر دیکھ کر دربار الٰہی میں دعاء کی یا اللہ تو نے سب کو برابر کیوں نہ رکھا۔ اس پر قبروں والوں میں سے کسی نے ندا دی اے بندے یہ فرق عملوں کی وجہ سے ہے۔ جو لوگ سندس پر سوئے ہیں یہ وہ ہیں جن کا خلق اچھا تھا اور جو ریشم اور دیباج پر ہیں یہ شہید لوگ ہیں اور جو ریحان پر ہیں یہ روزہ دار ہیں اور جو ہنس رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچی توبہ کر لی تھی اور جو رو رہے ہیں یہ گنہگار لوگ ہیں اور جو اونچے اونچے مراتب والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو آپس میں صرف اللہ تعالیٰ کے لئے دوستی کرتے تھے۔ ﴿روض الریاحین صفحہ ۱۹۸﴾

﴿۱۰﴾

﴿نیکی کا انجام﴾

ایک نیک خاتون شب بیدار عبادت گزار جس کا نام باحیہ تھا۔ جب اس کا آخری وقت آیا تو اس نے اپنا سر اٹھایا اور یوں دعاء کی اے وہ ذات جس پر میرا زندگی اور موت کے وقت بھروسہ اور اعتماد ہے تو مجھے موت کے وقت رسوا نہ کر اور مجھے قبر میں وحشت سے بچا۔ وہ جب فوت ہو گئی تو اس

کا لڑکا ہر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن اس کی قبر پر آیا کرتا اور وہاں کچھ قرآن پاک پڑھ کر ماں کے لئے اور قبرستان والوں کے لیے دعاء کیا کرتا تھا وہ بیان کرتا ہے کہ ایک رات میں نے اپنی والدہ ماجدہ کو دیکھا میں نے سلام کیا اور پوچھا امی جی کیا حال ہے۔ تو ماں نے کہا بیٹا موت کی شدت تو ہے لیکن میری قبر میں الحمدللہ ریحان، سندس اور استبرق کا فرش بچھا دیا گیا ہے جو کہ قیامت کے دن تک بچھا رہے گا۔ پھر میں نے عرض کیا امی جی میرے لئے کوئی فرمان ہو تو فرمائیں یہ سن کر میری والدہ ماجدہ نے فرمایا ہاں بیٹا جو تو ہر جمعہ میری زیارت کو آتا ہے اور ہمارے لئے قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے پھر ہم قبرستان والوں کے لئے دعاء کرتا ہے اس کو نہ چھوڑنا کیونکہ بیٹا جب تو زیارت کے لئے آتا ہے تو ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے۔ جب تو قبرستان کے قریب آتا ہے تو قبرستان والے مجھ سے کہتے ہیں اے باھیہ تیرا بیٹا آرہا ہے اس پر میں بھی خوش ہوتی ہوں اور میرے ہمسائے باقی قبرستان والے بھی خوش ہوتے ہیں۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی اور میں نے یہ سلسلہ جاری رکھا۔ ہر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن قبرستان جایا کرتا اور وہاں یہ دعاء کرتا اے قبرستان والو اللہ تعالیٰ تمہاری وحشت دور کرے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری غربت پر رحم کرے اور تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے۔ تمہاری نیکیاں

قبول فرمائے۔ پھر ایک رات جب کہ میں سویا ہوا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سارے لوگ اکٹھے ہو کر میرے ہاں آئے ہیں۔ میں نے دیکھ کر پوچھا کہ تم کون لوگ ہو۔ انہوں نے بتایا کہ ہم قبرستان والے ہیں ہم تیرا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ آپ جمعہ کو ہمارے پاس آتے ہیں وہاں قرآن پاک پڑھتے ہیں اور پھر ہمارے لئے دعاء کرتے ہیں اس کو آپ نہ چھوڑیں۔ ﴿روض الریاحین صفحہ ۱۹۴﴾

﴿۱۱﴾

﴿زیارت قبور کا فائدہ﴾

میرے ابوسعید غفرلہٗ کے لخت جگر قاری محمد مسعود احمد حسان سلمہٗ کی اہلیہ نے مجھ سے ۱۲ شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ بروز اتوار اپنا خواب بیان کیا کہ میں خواب میں فیصل آباد کے بڑے قبرستان میں گئی ہوں وہاں دیکھا کہ کافی تعداد میں مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے زرق برق لباس پہنے ٹہل رہے ہیں اور یہ عید کا سا سماں بنا ہوا ہے میں سوچنے لگ گئی کہ آج عید کا دن تو نہیں یہ کیوں خوشیاں منا رہے ہیں پھر میں نے ایک سے پوچھا کہ یہ کیا منظر ہے۔ اس نے بتایا کہ یہاں قبرستان میں مفتی محمد امین صاحب درود پاک پڑھنے آتے ہیں

اور وہ چار یار صحابہ کرام کی معیت میں یہاں درود پاک پڑھتے ہیں میں نے پوچھا تم کون لوگ ہو تو اس نے بتایا کہ ہم اسی قبرستان والے مردے ہیں۔ نیز بتایا کہ آج بھی مفتی صاحب درود شریف پڑھنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ یہ سن کر مجھے شوق پیدا ہوا کہ دیکھو باباجی کہاں ہیں میں آگے گئی تو دیکھا کہ قبرستان کے اندر ہی ایک چار دیواری ہے اس میں ایک تخت ہے اس تخت پر چاروں کونوں پر چاروں صحابہ کرام تشریف فرما ہیں اور درمیان میں میرے باباجی بیٹھے ہیں اور وہ درود پاک پڑھ رہے ہیں پھر آنکھ کھل گئی۔

والدہ خلیل الرحمان

۱۲

پرہیزگاری کی بہار

میرے والدین کریمین رحمہما اللہ تعالیٰ فیصل آباد کے بڑے قبرستان میں مدفون ہیں۔ میں ہر جمعہ کو ان کے مزارات پر حاضری دیتا ہوں اور کچھ پڑھ کر دعاء کر کے آتا ہوں۔ آج سے تقریباً اٹھارہ سال قبل موسم گرما میں بہت زیادہ بارشیں ہوئیں جس کی وجہ سے بہت ساری قبریں بیٹھ گئیں۔ میں

جب جمعہ مبارکہ کے روز قبرستان گیا والدین مرحومین کے مزارات مبارکہ پر حاضری دے کر گیٹ سے باہر نکلا تو ایک شخص مجھے آوازیں دینے لگا میں ٹھہر گیا میرے پاس آیا اور کہا ذرا قبرستان کے اندر چلو اور ایک منظر دیکھو وہ مجھے ایک قبر پر لے گیا جس قبر میں بارشوں کی وجہ سے پاؤں کی طرف ایک پلیٹ جتنا سوراخ ہو چکا تھا اس شخص نے کہا آپ دیکھیں کہ میت کا کفن بھی میلا نہیں ہوا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کفن بالکل چمک رہا تھا اس شخص نے بتایا کہ یہ میری ہمشیرہ کی قبر ہے اس کو فوت ہوئے دو سال ہو گئے ہیں یہ میری ہمشیرہ نماز کی پابند نیک خاتون اور پردہ کی پابند خاتون تھی یہ منظر دیکھ کر مجھ پر عجیب سی کیفیت طاری ہوئی کیونکہ مردہ جب قبر میں جاتا ہے تو ہفتہ عشرہ میں گل سڑ جاتا ہے لیکن اس خاتون کی نیکی کی برکت کہ دو سال گذرنے کے باوجود کفن تک میلا نہیں ہوا اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نیکی کی توفیق عطا کرے۔

ابوسعید محمد امین غفرلہٗ

۱۳

برزخی زندگی

حضرت شیخ ابوسعید خزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں تھا۔

حرم پاک کے باب بنی شیبہ کے اندر بیٹھا تھا تو میں نے ایک نوجوان خوش صورت منظر دیکھا مرا ہوا ہے جب میں نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا تو وہ مسکرایا اور بولا اے ابوسعید تو نہیں جانتا کہ خدائے تعالیٰ کے دوست زندہ ہوتے ہیں اگرچہ وہ مر جائیں۔ اولیاء اللہ تو صرف ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہوتے ہیں۔ ﴿روض الریاحین صفحہ ۲۰۴﴾

﴿۱۴﴾

﴿برزخی زندگی﴾

خواجہ ابویعقوب سوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک نوجوان مکہ مکرمہ میں آیا اور مجھ سے کہا میں کل ظہر کے وقت مر جاؤں گا یہ ایک دینار ہے یہ آپ لے لیں، آدھے دینار سے میری قبر بنوائیں اور آدھے دینار سے میرا کفن خرید لیں۔ پھر جب دوسرے دن ظہر کا وقت ہوا تو وہ عزیز آیا اس نے طواف کیا اور پھر پیچھے ہٹ کر بیٹھ گیا اور وہیں فوت ہو گیا۔ میں نے اسے غسل دیا اور کفن پہنا کر قبر میں رکھا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ میں نے پوچھا اے عزیز کیا مرنے کے بعد بھی زندگی ہے؟ اس نے کہا میں زندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کا ہر ولی زندہ ہے۔ رضی اللہ عنہ ﴿روض الریاحین صفحہ ۲۰۴﴾

۱۵

نیکی کا انجام

حضرت ورادعجلی فوت ہوئے اور ان کو قبرستان لے جایا گیا۔ کچھ لوگ قبر میں اترے تا کہ حضرت کی میت کو قبر میں اتاریں۔ دیکھا تو قبر ریحان کے پھولوں سے بھری ہوئی ہے۔ کسی نے ایک پھول اٹھالیا اور وہ ستر دن بالکل تروتازہ رہا۔ لوگ صبح وشام آتے اور اس پھول کی زیارت کرتے اور جب لوگوں کا ہجوم زیادہ ہو گیا تو وہ پھول وقت کے حاکم نے لے لیا اور لوگوں کو منتشر کر دیا تا کہ ہنگامہ نہ ہو جائے اور اس حاکم نے وہ پھول اپنے گھر رکھ لیا۔ صبح ہوئی تو وہ غائب تھا۔ پتہ نہ چل سکا کہ وہ کہاں گیا۔ ﴿شرح الصدور صفحہ ۸۳﴾

۱۶

محمد بن مخلد فرماتے ہیں میری والدہ فوت ہوگئی۔ ہم نے اس کی قبر تیار کرائی اور جب میں اپنی والدہ کو قبر میں اتارنے کے لئے اترا تو ساتھ والی قبر کی طرف سے سوراخ ہو گیا۔ اندر دیکھا تو ایک مردہ لیٹا ہوا ہے اور اس کے سینہ پر یاسمین کا گلدستہ ہے۔ میں نے اسے پکڑ کر سونگھا تو کستوری سے بھی اعلیٰ قسم کی خوشبو تھی۔ پھر وہ یاسمین کا گلدستہ سب لوگوں نے سونگھا پھر ہم نے وہ گلدستہ اس کے سینہ پر رکھ کر قبر کو بند کر دیا۔ ﴿شرح الصدور صفحہ ۸۳﴾

۱۷

نیکی کا انجام

سیدنا ابو سعید خدری صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت سعد بن معاذ صحابی رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ہم نے جنت البقیع میں ان کی قبر کھودی اور میں بھی قبر کھودنے والوں میں سے تھا۔ ہم نے دیکھا کہ ان کی قبر سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہے اور جیسے جیسے قبر گہری ہوتی گئی خوشبو بڑھتی چلی گئی۔ (شرح الصدور صفحہ ۸۳)

۱۸

نیکی کا انجام

ایک شخص نے حضرت سیدنا سعد صحابی رضی اللہ عنہ کی قبر سے مٹی اٹھالی اور لے گیا۔ مگر جب اس نے گھر جا کر دیکھا تو وہ کستوری تھی۔

(شرح الصدور صفحہ ۸۴)

﴿تلاوت وروزہ کی برکت﴾

ایک شخص فوت ہوا پھر کسی کو خواب میں ملا دیکھنے والے نے پوچھا یہ کستوری کی سی خوشبو کہاں سے آئی جو کہ آپ کی قبر سے نکلتی رہتی ہے۔ اس نے بتایا یہ خوشبو تلاوتِ قرآن کی اور روزہ کی ہے۔ ﴿شرح الصدور صفحہ ۸۳﴾

﴿۲۰﴾

﴿ایمان کی برکت﴾

سیدنا جابر بن عبداللہ صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ ہم سفر میں تھے۔ اس اعرابی نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر اسلام پیش کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اسلام پیش کیا تو وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر جب وہ اونٹ پر سوار ہو کر جانے لگا وہ اونٹ سے گردن کے بل گر کر مر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص ایسا ہے جس نے مشقت تھوڑی اٹھائی مگر انعام بہت زیادہ حاصل کیا ہے۔ یہ بھوکا فوت ہوا ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کی دو بیویاں جنتی حوریں اس کے منہ میں جنت کے پھل ﴿فروٹ﴾ ڈال رہی ہیں۔ ﴿شرح الصدور صفحہ ۸۳﴾